بسم الله الرحمن الرحیم

نئے سال کی آمد پر جشن منانا، اسلام کی نظر میں

تحریر: حافظ محمد شاہد

ہم ایسے معاشرے میں رہ رہے ہیں جس کا ہر دن پہلے سے زیادہ پر فتن ہوتا جا رہا ہے، یہ جدید معاشرے میں ہونے والے فتنوں، گناہوں اور خطروں کی لپیٹ میں زیادہ تر نوجوان (لڑکے اور لڑکیاں) دکھائی دے رہے ہیں، ایسے ہی فتنوں میں سے ایک فتنہ نئے سال کا جشن منانا ہے، جو بے حیائی، بے پردگی اور عریانیت جیسے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔

نئے سال کی آمد پر جشن منانا کب سے شروع ہوا؟

نئے سال کا جشن منانے کی ابتدا چوتھی صدی ہجری میں ہوئی، سب سے پہلے نام نہاد فاطمی شیعوں نے یہ جشن منایا۔
مصر کے مشہور مؤرخ علامہ تقي الدين أبو العباس أحمد بن علي بن عبد القادر بن محمد الحسيني القاهري المقريزي (المتوفى:845ھ) لکھتے ہیں: «وکان للخلفاء الفاطميين في طول السنة أعياد ومواسم، وهي موسم رأس السنة، وموسم أول العام ، ويوم عاشوراء، ومولد النبي صلي الله عليه وسلم،ومولد على ابن ابى طالب رضى الله عنه، ومولد الحسن، ومولد الحسين رضى الله عنهم،ومولد فاطمة الزهراء عليها السلام، ومولدالخليفة الحاضر.» "فاطمی خلفاء کے یہاں سال بھر میں کئی طرح کے جشن اور محفلوں کا انعقاد ہوتا تھا اور وہ یہ ہیں: سال کے اختتام کا جشن، **نئے سال کا جشن**، یوم عاشوراء کا جشن، اور میلاد النبی ﷺ کا جشن، میلاد علی، میلاد حسن و حسین، میلاد فاطمہ رضی اللہ عنہم اور موجودہ خلیفہ کا میلاد ہوتا تھا۔ "{في الكتاب: المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار المعروف بالخطط المقريزية: ج1 ص490 الطبعة دار صادر بيروت، ونسخة الثاني: ج2 ص347 بتحقيق الدكتور محمد زينهم ومديحة الشرقاوي، ونسخة الثالث: ج2 ص436 بتحقيق خليل المنصور الطبعة دار الكتب العلمية}
پتہ چلا کہ نئے سال کی آمد پر جشن منانا اصل شیعہ وروافض کی ایجاد کردہ فضول اور خبیث رسم ہے اور عیسائیوں نے تو اسے خوب گلے لگایا اور دھیرے دھیرے یہ بے حیائی کی رسم و جشن مسلمانوں میں بھی داخل ہو گئی۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان نئے سال کو مناتے ہیں انہیں یہ تک شعور (علم) نہیں ہے کے ہمارے (اسلام کے) مہینے کون کون سے ہیں؟ ان میں حرمت والے مہینے کون سے ہیں؟ اگر اسلام میں نئے سال کی رات کو تہوار کے طور پر منانا جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نئے سال کے آغاز پر ضرور کوئی جشن مناتے اور اگر نئے سال پر جشن منانا ہی ہوتا (شریعت میں) تو جنوری

(January) پر نہیں بلکہ ماہِ محرم کے آغاز پر ہوتا، چونکہ اسلام میں نئے سال پر مروجہ خوشی اور اسے عید کی طرح منانا کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے اور ایسا عمل کرنا شریعت میں اپنی
طرف سے عید اور خوشی کا دن مقرر کرنا ہے، اسلام میں سال کے صرف دو ہی عیدیں ہیں اور تیسری عید کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جیسا کے حدیث رسول ﷺ ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے (اور وہاں کے) لوگوں کے ہاں دو دن تھے جس میں وہ کھیل کود (تہوار کے طور پر) کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے (ان لوگوں) سے پوچھا کہ یہ دن کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم جاہلیت کے دور میں ان دنوں میں (عید کے طور پر) کھیل کود کیا کرتے تھے۔ (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «**إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما: يوم الأضحى، ويوم الفطر**» ''بیشک اللہ نے ان (دو دنوں) کے بدلے ان سے اچھے دو دن دئے ہیں۔ (اور وہ ہیں) عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔'' (سنن ابو داود: ۱۱۳۴، امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔)

مسلمانوں کے لیے سال بھر میں خوشی کے یہ دو دن اللہ نے عطا کر دئے ہیں، اس کے علاوہ مسلمان تیسری عید نہ ایجاد کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی دن کو خاص کر کے جشن منا سکتا ہے۔ تو بھلا غیر قوم کے تہوار (جیسے نئے سال کا جشن، کرسمس ڈے، ویلنٹائن ڈے، دیوالی وغیرہ) اور دیگر بے ہودہ رسومات کو کیسے منا سکتا ہے؟

أبو بكر عبد الرازق بن همام بن نافع الحميري مولاهم اليماني الصنعاني (م211ھ) قال: أخبرنا معمر عن إبن طاؤس عن أبيه قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتَّخِذُوا شَهْرًا عِيدًا، وَلَا تَتَّخِذُوا يَوْمًا عِيدًا»

طاؤس بن کیسان تابعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ کسی مہینے کو عید نہ بنا لینا اور کسی دن کو عید نہ بنا لینا۔''

{أخرجه في الكتاب: المصنف: كتاب الصيام: باب صيام أشهر الحرم: ج4 ص291 ح7853 بتحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، ونسخة الثاني: ج4 ص225 ح7883 بتحقيق أيمن نصر الدين الأزهري، ونسخة الثالث: ج4 ص105 ح7995 بتحقيق مركز البحوث وتقنية المعلومات دار التأصيل}

اس روایت کی سند طاؤس رحمہ اللہ تک صحیح ہے مگر یہ روایت مرسل ہے۔

اس روایت کی شرح میں: **زين الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن حسن البغدادي ثم الدمشقي المعروف بابن رجب الحنبلي (م795ھ)** لکھتے ہیں:

«وأصل هذا أنه لا يشرع أن يتخذ المسلمون عيدا إلا ما جاءت الشريعة باتخاذه عيدا، وهو يوم الفطر، ويوم الأضحى،وأيام التشريق، وهي أعياد العام، ويوم الجمعة، وهو عيد الأسبوع، وما عدا ذلك، فاتخاذه عيدا وموسما بدعة لا أصل له في الشريعة» ”دراصل مسلمانوں کے لیے سوائے اس دن کے جسے شریعت نے عید منانے کا حکم دیا ہو، کسی اور دن کو عید منانا جائز نہیں، چنانچہ وہ دن یوم الفطر، یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق ہیں، یہ سالانہ عیدیں ہیں، جبکہ جمعہ کا دن ہفتہ وار عید ہے، ان کے علاوہ کسی اور دن کو عید یا جشن کا موسم بنانا بدعت ہے، جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔“

{في الكتاب: لطائف المعرف فيما لمواسم العام من الوظائف: باب وظيفة شهر رجب: ص228 بتحقيق ياسين محمد السواس، ونسخة الثاني: ص285 بتحقيق عامر بن علي ياسين}

قیامت کی نشانی ہے کہ (کچھ نام نہاد) مسلمان یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلیں گے:

سیدنا ابوسعید (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **«لتتبعن سنن من قبلكم شبرا بشبر، وذراعا بذراع، حتى لو سلكوا جحر ضب لسلكتموه»** ”یقیناً تم اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (قدم بقدم) پیروی کروگے۔ اگر وہ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا: **«يا رسول الله: اليهود والنصارى»** اللہ کے رسول! پہلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **«فمن»** پھر کون ہو سکتا ہے؟ (یعنی یہود و نصاریٰ کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟)۔“ (صحیح بخاری:۳۴۵۶)

آج معاشرے میں نظر دوڑائیں۔ مسلمان کس طرح یہود و نصاریٰ کے طور طریقوں کو اپنائے ہوئے ہیں۔ صرف تہواروں کی حد تک نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کے اکثر لوگ جن میں ہمارے بڑے بھی شامل ہیں، ان یہود و نصاریٰ کے طریقوں کو اپنا اوڑنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔ نوجوان لڑکوں کے بال کفار کی طرح، نوجوانوں کا لباس کفار کی طرح

مسلم لڑکیاں مہذب لباس کو اتار کر جینس ٹیشٹ پہن رہی ہیں جو کہ بے پردگی اور بے حیائی کی واضح علامت ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، **بائے فرنڈ** اور **گرل فرنڈ** کے نام پر منظر عام زنا کر رہے ہیں۔ مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں سے شادی کر کے **ارتداد** کے راستوں پر نکل پڑی ہے۔

ہمارے بڑوں پر بھی مغربی ممالک کا اثر ایسا پڑا کہ آج سبھی کفار کے اس قول **”بچے دو ہی اچھے“** پر عمل کرنے میں لگے ہیں جو کہ شریعت کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ مسلمانوں کا مغربی ممالک کی اسی اندھا دھند پیروی پر ایک شاعر نے کہا:

سورج ہمیں ہر شام یہ درس دیتا ہے کہ

اگر مغرب کی طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے

ایسے تمام نام نہاد مسلمانوں کو جنھونے اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقوں کو اپنالیا وہ تمام لوگ نبی ﷺ کے اس فرمان پر غور کریں کہ ان کا شمار کن لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «من تشبه بقوم فهو منهم.» ”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔“(سنن ابو داود:۴۰۳۱، یہ روایت حسن ہے)

یہود و نصاریٰ تب تک راضی نہیں ہوتے جب تک کہ ان کے مذہب کے تابع نہ ہو جائے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ لَنۡ تَرۡضٰی عَنۡكَ الۡیَهُوۡدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰی ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۱۲۰﴾ ” آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ مددگار۔“ (سورۃ البقرۃ)

فلسطین پر ظلم ہو تو ہمارے یہاں لوگ یہودیوں کے چیزوں کو خریدنا بند کر دیتے ہے لیکن افسوس ان کے تہواروں کو منانا بند نہیں کرتے۔

نئے سال کے جشن کے نام پر ہونے والی بے حیائی اور دیگر گناہ:

۳۱ ڈیسمبر کی رات کو خاص مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اور دیگر مذاہب کے لوگ ناجائز تعلقات کے ساتھ منظرِ عام دکھائی دیتے ہیں۔ اس رات مسلم لڑکیوں میں بے پردگی، غیر محرم لڑکوں کے ساتھ ناجائز تعلقات، حجاب پہن کر منظرِ عام زنا کرنا، نوجوان لڑکوں کا اس رات غیر مذہب کے لوگوں کی طرح پٹاخے جلانا، عیسائیوں اور دیگر کفار کی مشابہت میں آکر اس رات کیک (cake) کاٹنا، اس کے علاوہ عریانیت، بے حیائی، عاشقی کے نام پر زنا اور اسی طرح ناچ گانا اور میوزیک (Music) جیسے شیطانی کاموں کا ارتکاب کرنا اور اب تو مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ کھلے عام ناجائز تعلقات رکھتی ہوئیں نظر آرہی ہے۔ والعیاذ باللہ!

یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اس رات کتنے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی عزت وعفت اور پاکدامنی کو خبیث اور ناپاک کرتے ہوئے نظر آتے ہے، یاد رکھیں کہ لڑکی کا ایک غیر مرد کے ساتھ تعلقات قائم کرنا اور بائے فرنڈ بنانا تو دور کی بات ہے۔ اسلام میں اکیلی عورت کا غیر مرد کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا یا سفر کرنا ہی حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **«لا يخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم، ولا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم»** ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ ہر گز تنہائی اختیار نہ کرے۔ الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' (صحیح مسلم: ۱۳۴۱، نسخہ دارالسلام: ۳۲۷۲۔۳۲۷۴)

ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **«لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ثالثهما الشيطان»** ''جو آدمی کسی (نا محرم) عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا **شیطان** ہوتا ہے۔'' (سنن ترمذی: ۱۱۷۱)

اکیلی لڑکی کا بائے فرنڈ (boy friend) کے نام پر غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا، پارکس (parks) میں تنہائی اختیار کرنا۔ یہ سب شیطانی اور زنا کے راستے ہے۔

یہ سب باتیں جب ان عیاش قسم کے عاشقوں کو بتلائی جائے تو کہتے ہے کہ:

"گرل فرنڈ (girl friend) اور بائے فرنڈ (boy friend) ہونا کوئی بری بات نہیں یہ تو بس دوستی ہے"، **تو ایسے لوگوں کے لیے یہ حدیث پیش خدمت ہے:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **«لكل ابن آدم حظه من الزنا... واليدان تزنيان فزناهما البطش، والرجلان تزنيان فزناهما المشي، والفم يزني فزناه القبل»** '' ہر انسان کے لیے زنا کا حصہ متعین ہے، ہاتھ زنا کرتے ہیں، ان کا زنا (نا محرم یا بے حیائی چیزوں کو) پکڑنا ہے، پیر زنا کرتے ہیں ان کا زنا (نا محرم یا بے حیائی کی طرف) چلنا ہے، اور منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا (نا محرم کو) بوسہ (kiss) لینا ہے۔ (اگلی حدیث میں مزید فرمایا) : **«والأذن زناها الاستماع»** اور کانوں کا زنا (نا محرم سے بات چیت یا میوزیک وغیرہ) سننا ہے۔'' (سنن ابو داود: ۲۱۵۴، ۲۱۵۳، صحیح مسلم: نسخہ دارالسلام: ٦٧٥٣)

اس حدیث میں واضح طور پر بتلادیا گیا کہ لڑکے کا غیر محرم چاہے وہ خلیرے، ممیرے بھائی بہن ہو یا کوئی اور نا محرم۔ ایسے لڑکے کے لیے لڑکی کو ہاتھ لگانا (شریعت میں) زنا سے تعبیر کیا گیا۔ اسی طرح لڑکی کا نا محرم لڑکے سے فون پر (بلا عذر) بات کرنے کو کانوں کا زنا کہا گیا۔ اور اسی طرح نا محرم مرد و عورت کا ملنا، چلنا، بوسہ دینا سب چیزیں فحش اور بے حیائی پر ٹکی ہوئی ہے۔ چوں کہ یہ امور زنا کے ذرائع ہیں۔ اس لئے تشدیداً انہیں بھی زنا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ آج نوجوانوں کا حال ٹھیک اسی طرح ہے۔ پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ پھر موبائل نمبر لیکر بات چیت شروع ہوتی ہے۔ پھر دوستیاں ہوتی ہے، ہاتھ ملایا جاتا ہے۔ پھر کسی

جگہ اکیلے ملاقات ہوتی ہے۔ اور پھر وہ کچھ ہوتا ہے جسے صرف سننے پر ہی ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جسے زنا کہا جاتا ہے۔

ماں باپ سمجھتے ہیں کہ ان کا لڑکا یا لڑکی کالج میں صرف پڑھنے جا رہے ہے۔ لیکن انہیں کیا پتہ کہ ان کی لڑکیاں کتنے مرتبہ اپنی پاکدامنی کو میلا کر چکی ہوتی ہے۔ (سوائے اللہ جسے بچا کر رکھے)

اسلام نے زنا اور بے حیائی کے کاموں کی سختی سے مذمت کی ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ "خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل)

اور ایک مقام پر اللہ نے ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

"ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔" (سورۃ النور:۲۱)

ابو عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زناکاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے۔" (صحیح بخاری:۵۵۹۰)

اور ایک حدیث کے الفاظ یوں ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «**إن من أشراط الساعة: أن يرفع العلم ويثبت الجهل، ويشرب الخمر، ويظهر الزنا**» "علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا"۔ (صحیح بخاری:۸۰)

اللہ سے ڈرنے کا مقام ہے، پچھلے قوموں کو اللہ نے ان جیسے بے حیائی اور دیگر گناہوں کی وجہ سے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا تھا۔ یہ آیت پھر سے ہم کو یاد دہانی کراتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے بدلے عذاب بھیجا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ”پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔“ (سورۃ العنکبوت)

مسلمانوں! حیادار بنو:

آج مسلمان بے حیائی میں سب سے آگے نظر آرہے ہیں۔ خاص نوجوان نسل سوشل میڈیا پر بے حیائی کے مناظر دکھارہے ہیں۔ مسلم لڑکے جہاں ٹک ٹاک۔ میوزیکلی(Tik Tok,musically) (سوشل میڈیا) پر ہجڑوں کی طرح ناچ رہے ہیں، وہیں دوسری طرف مسلم لڑکیاں بے پردہ ہو کر مجرا کر رہی ہے۔ ایسے تمام بے حیا و بے شرم نوجوانوں کو ہمارے محمد ﷺ کی حیاء بتلانا چاہتاہوں۔ جو اخلاق میں بھی اعلیٰ تھے اور حیاء میں بھی اعلیٰ تھے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ «**كان النبي صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء في خدرها**» ”نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔“ (صحیح بخاری:۶۱۰۲)

اس روایت میں جہاں محمد ﷺ کی شرم و حیاء کا بلند معیار بتلایا گیا ہے۔ وہیں اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب میں حیادار اور باپردہ کی مثال کنواری لڑکیوں سے دی جاتی تھی۔ پر افسوس آج پوری دنیا میں مسلم لڑکیوں نے پردے اور حیاء کے حدود کو توڑ رکھا ہے۔ حجاب بھی فیشن بن چکا ہے۔ آج کے اس بھڑ کیلے برقعے کو شرعی برقعے کی ضرورت ہے۔

حیاء کے متعلق بعض روایات:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «**الحياء لا يأتي إلا بخير**» ”حیاء سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔“ (صحیح بخاری:۶۱۱۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «**ما كان الفحش في شيء إلا شانه، وما كان الحياء في شيء إلا زانه**» ”جس چیز میں بھی بے حیائی ہوتی ہے وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں بھی ہو اسے زینت عطا کرتی ہے۔“ (سنن ترمذی:۱۹۷۴، علامہ البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے)

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « **إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى: إذا لم تستحي فاصنع ما شئت**» ”سابقہ انبیاء کا کلام جو لوگوں کو ملا، اس میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہی تو پھر جو جی چاہے کرو۔“ (صحیح بخاری:۶۱۲۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «**الحياء من الإيمان، والإيمان في الجنة، والبذاء من الجفاء، والجفاء في النار**» "حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور ایمان والے جنت میں جائیں گے اور بے حیاء کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔" (سنن ترمذی:۲۰۰۹، سنن ابن ماجہ:۴۱۸۴، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اس حدیث پر نوجوانوں کے ساتھ ساتھ گھر کے بڑے بھی غور کریں کہ گھر میں ٹی وی آپ بھی دیکھتے ہیں۔ موبائل فون پر تو ہر کوئی لگا ہے۔ بے پردہ اور نیم برہنہ خواتین کے ڈرامے اور فلمیں ہمارے گھر کے بڑے، چھوٹے اور خواتین سب دیکھتے ہیں۔ ہمارے گھر کب بے حیاء بن گئے یہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلا۔ بے حیائی کے سیلاب نے اچھے اچھے لوگوں کو ظالم بنا دیا ہے۔

والدین حضرات متوجہ ہوں:

والدین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی دینی پرورش کرے اور خود بھی نیک اعمال بجالاتے رہے اور اپنی اولاد کو جھنم کی آگ اسے بچانے کی کوشش کرتے رہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔" (سورۃ التحریم)

اور یاد رکھیں! جو والدین اپنے بچوں سے دور رہ کر دوسرے ممالک کمانے کی خاطر جاتے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کے بچوں کا مستقبل سنور جائے اور ان کی ہر خواہش پوری کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ خواہش جائز ہے یا ناجائز۔ اپنے ہاتھوں سے گھر میں ٹی وی (TV) (جو بے حیائی کا اڈا ہے) لاکر رکھ دیتے ہیں اور نوجوان لڑکیوں کے ہاتھوں میں موبائل فون دیکر انہیں بے حیائی اور غیر مردوں سے عاشقی کے نام پر زنا کرنے کا موقع فراہم کر دیتے ہے۔ اس طرح وہ اولاد کی دینی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے وہ کبھی نئے سال کے جشن کے نام پر کھلی بے حیائی کرتے ہیں تو کبھی والانٹائن ڈے (valentine day) کے نام پر زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اس بیراہ روی کے ذمہ دار خود والدین بھی ہیں جو بچوں کے مستقبل بنانے کی فکر میں اپنی اولاد کو جہنم کے دہانے تک پہنچا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ ”جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔“ (سورۃالنور)

والدین حضرات سوچے کہ کہیں اس آیت کی زد میں وہ خود تو نہیں آرہے ہیں جو گھر میں بے حیائی کا ڈبا(ٹی وی) لاکر رکھتے ہیں یا موبائل فون نوجوان لڑکیوں کو دے دیتے ہیں؟

آخر میں دعا ہے کے اللہ ہمیں سچا اور حقیقی مسلمان بنائے، ہمارے نوجوان لڑکیوں کی عزتوں کی حفاظت فرمائے اور ان لڑکیوں کے ماں باپ کو توفیق دے کہ وہ اپنی اولاد کو زنا کے دروازوں سے بچا کر رکھے۔ اور ہمارے نوجوان لڑکوں کو ہدایت دے اور ہمیں کافروں کی مشابہت اور ان کے عیدوں میں شریک ہونے سے بچائے۔ آمین!

اس مضمون کو رومن اردو میں اور ویڈیو کی شکل میں حاصل کرنے کے لیے نیچے دیے گئے واٹساپ نمبر(whatsapp Number) پر رابطہ کریں یا پھر ہمارے فیس بوک پیجس(Facebook pages) سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔اسی طرح کے مذید علمی مضامین ہمارے فیس بوک پیج یا واٹساپ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

جزاکم اللہ خیراً

Whatsapp Number: 9502362451,

Facebook pages: Www.facebook.com /Manhaje.muhaddiseen/

Www.facebook.com/IECHyderabad/